گجر قوم کی تاریخ پر ایک مختصر نظر

Research and written by Mubeen Ikram Gujjar
mubeen.ikram@live.com

گجر قوم کی تاریخ:

گجر قوم ان جنگجو قبائل سے تعلق رکھتی ہے۔ جو نا صرف ہندوستان، پاکستان، ایران، عراق، افغانستان اور روس کی آزاد ریاستوں میں آباد ہیں۔ مختلف ممالک میں لفظ گجر مختلف انداز میں استعمال ہوتا ہے ہندوستان یعنی برصغیر میں ابتدا میں لفظ گُرجر لفظ بولا جاتا تھا پھر گوجر اور موجودہ تلفظ گجر ہے۔ باقی ممالک گرجی، گوجر، گرجر، گورجر، گورگانی، گودر، اور گورج وغیرہ مقامی زبانوں کے لحاظ سے بولا جاتا ہے۔

گجر نسل سکندری اک دو جے تہیس جان گجرات ورثہ گجراں رب رکھے امن امان

گجر قوم حضرت ابراہیم، حضرت عیص اور سکندر اعظم کی اولاد ہے۔ صحیح طریق سے اس قوم کا شجر، نسب انہیں بزرگوں سے جا کر ملتا ہے۔

نسب نامہ گجر قوم

حضرت آدم	شیث	انوش
قینان	مہلائیل	یرد
اخنوخ	متوشلخ	لمک
حضرت نوح	سام	ارفخشد
شالخ	عابر	فالغ
ارعو	ساروغ	ناحور
تارخ	حضرت ابراہیم ۱۹۹۴ قبل مسیح	
اسحاق	عیص (مورث اعلیٰ گجر قوم)	رعوائیل
صنارہ	ایوب	حول
بشر عرف ذوالکفل	عبدان	ارغولیس
الکیس	پرسیس	اخی تریون
ہرقلیس	ہانی لیس	زوتھیس

GUJJARLIBRARY.WORDPRESS.COM

آئی لیکس	آیونیس	پروکاس اول

کلاہیفس	انیطس	احس تاس اول
سکندر اول	طرطیوس	پروکاس ثانی
شاہ ارکیلوس	احس تاس ثانی	فیلقوس

شہزادہ اسکندروس گُرجی یا گرجہ

یہی شہزادہ قوم گُجر کا مورث اعلیٰ ہے اس کے دس بیٹے تھے

اشکانیس	جارجیس	سکائی نیس	ایلگو ویس	کوشانیس
کدرائیس	تومائیس	کارلیکس	تاکیس	تریدئیس

انہی دس شہزادگان سے گُجر قوم وجود میں آئی برے اعظم ایشیاء کے مختلف مما لک میں پھیلی ہوئی گُجر قوم حضرت عیص ،سکندر اعظم کے بیٹے شہزادہ، اسکندروس گُرجی کی اولاد ہے۔ **ملک** ایران میں انہیں گُورگانی قاچار یا گاجار کہا جاتا ہے۔
سابقہ ایرانی شاہی خاندان جو کہ پہلوی خاندان سے پیشتر **ملک** ایران پر حکمران تھا وہ بھی اس قوم گاجار سے تعلق رکھتا تھا۔ یاد رہے ۱۳۱ اکتوبر ۱۹۱۵ءکو ایران کی پارلیمنٹ نے گاجار خاندان کے آخری بادشاہ احمد شاہ گاجار کو معزول کر کے **ملک** کی عارضی حکومت رضا خان پہلوی کو تفویض کو دی تھی۔ پھر ۱۴دسمبر ۱۹۴۵ءکو رضا خان پہلوی کو مستقل بادشاہت کا اعلان کر دیا۔ اس دن سے پہلوی خاندان تخت ایران کا وارث قرار پایا اب ایران میں انقلاب کے بعد اسلامی جمہوری حکومت ہے اور پہلوی خاندان حکومت سے محروم ہو چکا ہے۔
حضرت عیص :حضرت عیص اہل روم و اہل یونان کے جد امجد ہیں اور گُجر قوم بھی اسی شجر اعظم کی شاخ ہے۔ آپ حضرت اسحاق کے بیٹے اور حضرت یعقوب کے جڑواں بھائی تھے۔ حضرت عیص بڑے بہادر اور شاہ زور تھے۔ آپ کو شکار کا بہت شوق تھا۔ وہ ہمیشہ شکار کر کے لاتے اور اپنے باپ حضرت اسحاق کو کباب بنا کر کھلاتے۔ حضرت اسحاق عیص سے زیادہ محبت کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ عیص نبوت کی سعادت حاصل کرے۔ جبکہ حضرت اسحاق کی اہلیہ یعقوب سے زیادہ محبت کرتیں تھیں۔ عمر اخیر میں حضرت اسحاق کی بینائی زائل ہو گئی تھی۔ ایک دن آپ نے عیص سے کہا کہ مجھے کباب کھلاؤ میں تمھارے لئے خدا سے دعا کروں گا کہ وہ تمہیں وہ نبیوں کے زمرہ میں شامل کر لے۔ یہ حژدہ جانفزا سن کر عیص شکار کے لیئے چلے گیئے مگر یہ تمام بات حضرت اسحاق کی اہلیہ بھی سن چکی تھیں۔ وہ چاہتیں تھیں کہ خلعت نبوت حضرت یعقوب کو ملے۔ یوں انہوں نے گھر میں موجود بکری کے کباب بنا کر باپ کو کھلائے اور حضرت اسحاق نابینا ہونے کی وجہ سے

GUJJARLIBRARY.WORDPRESS.COM

پہچان نہ سکے یوں خلعت نبوت حضرت یعقوب کو مل گیا۔

حضرت یعقوب حضرت عیص کے عتاب سے بچنے کے لیئے **ملک** شام چلے گئیے بعد ازاں حضرت عیص نے حضرت یعقوب کو معاف کر دے

ااور حضرت اسحاق نے حضرت عیص کے لیئے یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تجھے اتنی کثیر اولاد دے جسکا شمار ممکن نہ ہو۔

چنانچہ حضرت عیص تمام مال مویشی اور گھر بار حضرت یعقوب کے حوالے کر کے اپنی تمام اولاد کے ساتھ **ملک** کنعان میں آباد ہو گئیے۔

بعد ازاں بنو عیص کی کثرت پیدائش اور کثرت آبادی کی وجہ سے کچھ خاندان یونان میں جا آباد ہو گئیے اور اس **ملک** کو آباد کیا۔ پھر کچھ لوگوں نے ہجرت کی اور مصر آئے اور پھر علاقہ مقدونیہ میں اپنی حکومت قائم کی یہی لوگ سکندر اعظم کے مورث تھے۔

اسی مقدونیہ کے حاکم خاندان میں کئی پشتوں کے بعد سکندر اعظم پیدا ہوا۔ جوانی میں سکندر اپنے باپ فیلقوس سے ناراض ہو کر اپنی ماں کے ہمراہ اپنے موموں کے پاس چلے گیا۔ وہاں اس نے اپنے ماموں کی بیٹی منتر واتس سے شادی کی اسی بطن سے گجروں کے مورث اعلیٰ شہزادہ اسکندروس گرجی نے جنم لیا۔

فیلقوس کی وفات کے بعد سکندر اعظم تخت سلطنت پر بیٹھا اور فتح ایشیاء کی تیاریاں شروع کر دیں۔ پھر سکندر اعظم نے ایران کو فتح کیا۔

یونان میں سکندر اعظم کا بیٹا اور گجروں کا مورث اعلیٰ سکندر اعظم گرجر جنگی فنون میں مہارت حاصل کر چکا تھا۔ چنانچہ سکندر اعظم نے سکندروس گرجی کو **ملک** ایران میں طلب کیا اور اسکا سخت امتحان لیا اور اسے اپنے ساتھ مہم ترکستان میں ساتھ لے گیا۔ فتح ترکستان کے بعد سکندروس گرجی نے وہاں کے بادشاہ ٹاکسلس کی بیٹی زوعنہ خانم سے شادی کی۔ اسی دوران قفقاز (کوہ قاف) میں بغاوت کو فرو کیا اور وہاں کے بادساہ قسطال کی بیٹی کنذبان سے شادی کی۔

ایرانیوں سے شہزادہ سکندروس کی بہادری اور گرز اندازی کی وجہ سے اسے اپنا سب سے بڑے خطاب روگرز گاؤ سحرء سے ملقب کیا۔

شہزادے نے اپنے نام پر علاقہ قفقاز (کوہ قاف) کا نام بدل کر " گرجستان " رکھا۔

آج بھی یہ علاقہ روسی آزاد ریاستوں میں شامل ہے۔ گرجستان کا موجود نام " جارجیا " ہے۔ علاقہ گرجستان کے گرجر یا گرجی عرصہ دراز تک روس سے لڑتے رہے مگر روسی حکومت نے اس علاقہ مفستوح کر ہی لیا۔ بعد ازاں ۱۹۱۸ء میں ترکوں نے گرجستان کو فتح کیا گرجیوں کو آزادی دی۔ پھر انقلاب روس کے بعد جب روس کا اشترا کی گروہ بر سر اقتدار ہوا تو انہوں نے بھی گرجستان کی آزادی تسلیم کر لی۔ آجکل جمہوریہ گرجستان یا جارجیا کا الحاق روس کے ساتھ ہے۔ یہ علاقہ بے پناہ خوب صورت ہے اسی لیئے اسے پرستان کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

سکندر اعظم مہم عرب کے دوران فوت ہو گیا اور شہزادہ سکندروس گُرجر تخت نشین ہوا۔ عرصہ تک ایران، یونان اور کئی علاقوں پر حکومت کرتا رہا۔ مگر آخیر عمر میں اندرونی خانہ جنگی اور سازشوں سے تنگ آ کر عبادت اور رضاضت کے لیئے گوشہ نشین ہو گیا۔ اس دوران اسکے دس بیٹوں نے مختلف ممالک میں اپنی حکومتیں قائم کیں اور اپنا آبائی لقب گرجی یا گُرجر اختیار کیا۔ بعد ازاں انہی شہزادوں کی اولادوں نے قدیم

GUJJARLIBRARY.WORDPRESS.COM

ہندوستان پر حملے کیے۔اسی دوران کئی علاقوں میں انکی حکومتوں کو زوال بھی آ گیا۔یہ گُرجر جنہوں نے قدیم ہندوستان پر حملے کیے تھے۔تاریخی کتب میں آریہ کہلائے اور ہندوستان کا نام آریہ ورت رکھا۔یہ کس دور میں ہند میں آیے اس بارے میں تاریخ دانوں کا اختلاف ہے۔

یہ قدیم الہامی کتب اور پیغمبروں کے ماننے والے تھے۔ہندوستان آ کر یہ لوگ تین خاندانوں میں تقسیم ہو گیے جو کہ سوریہ ونشی یادو اور چندرونشی ہیں۔انکا آپسی اختلاف بڑھ گیا۔جسکی وجہ سے برہمنوں نے انہیں شکست دی۔پھر شری کرشن جی نے انہیں متحد کیا اور انکا پرانا لقب گُرجر دوبارہ استعمال کیا۔شری کرشن جی آریہ مذہب کے مبلغ تھے جو کہ ایک خدا کی عبادت کا حکم دیتا تھا۔آریہ مذہب کی قدیم کتب میں "برہما" نام کی ایک متبرک ہستی کا ذکر ہے اگر اسے حضرت ابراہیمؑ پر قیاس کیا جائے (کیونکہ براہما کے تمام حالات حضرت ابراہیمؑ سے ملتے جلتے ہیں)تو آریوں کی نسبت یہی قیاس کیا جا سکتا ہے کہ یہ شریعت ابراہیمی کے ماننے والے تھے مگر ہندوستان کی قدیم بت پرست اور شخصیت پرست اقوام کی وجہ سے اپنے اصل مذہب سے ہٹ گیے تھے۔

غرض یہ کہ گوجر قوم جس ملک میں آباد ہوئی وہیں کا مذہب اختیار کر لیا۔مگر جب مسلمانوں کا زمانہ آیا اور مسلمان صوفی اور اولیاء دعوت اسلام لے کر گجروں کے پاس پہنچے تو گجر قوم کثیر تعداد میں اپنے اصل مذہب اسلام (شریعت ابراہیمی کو اسلام کا پرانا ایڈیشن کہا جا سکتا ہے) کی طرف لوٹ گئی۔گجر قوم اگر سلسلہ ہائے صوفیاء میں سے اگر کسی سلسلے کی زیادہ ممنون ہو سکتی ہے تو وہ سلسلہ چشتیہ ہے جسکے طفیل ہندوستان میں آباد گجروں کے تین حصے اسلام میں داخل ہو چکے ہیں اور ایک حصہ بدستور ہندو مذہب پر قائم ہے۔

انہوں نے یورپ کے کچھ علاقوں پر بھی حملے کیے۔یورپ میں ہنگری کا علاقہ آج بھی انکی مٹی ہو عظمت کی گواہی دے رہا ہے۔علاقہ ہنگری کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ہن اور گُرجر دونوں قوموں نے مل کر اس علاقے کو فتح کیا تھا پھر گُرجاروں کے مساویانہ طریق کو مدنظر رکھتے اسکا جدید نام ہن گُرجی رکھا جو بگڑ کر ہنگری بن گیا۔

گُجروں کی بڑی بڑی گوتیں ایک سو ایک ہیں۔جنکی بے شمار شاخیں ہیں جنکے شجرہ ہائے نسب سکندروس گُرجی و سکندر اعظم سے ہوتے ہوتے حضرت عیص سے جا کر ملتے ہیں غرض ہر گوت اپنی الگ تاریخ رکھتی ہے۔

بعض مورخین کا یہ بھی خیال ہے کہ لفظ" گُرز رگاؤ سہر " کا انتہائی بگڑا ہوا تلفظ گرجر ہے۔بعد ازاں شہزادہ سکندروس کی اولاد نے اسی لفظ کو اختیار کیا اور ہندوستان میں کرشن جی کھشتریوں کے ناموں کے ساتھ اسی لفظ" گُرجر" کو بحال کروایا۔

ہندوستان میں پنجابی مہینوں کے نام ایجاد کرنے والی اور اس طریق کا اجراء کرنے والی قوم بھی گُجر ہی ہے۔

مفکر پاکستان چوہدری رحمت علی گورسی (سپوت گجر قوم) نے اپنی کتاب Pakistan Father Land Of Pak Nation میں تلطراز ہیں برصغیر پر حکومت کرنیوالی قوموں میں سے صرف گُوجروں کے حکمرانوں نے ان مٹ نقوش چھوڑے ہیں۔گجرات ،کاٹھیاوار،کھاریاں، گجرانوالہ، گوجرہ خان قلعہ گوجر سنگھ لاہور وغیرہ اس قوم کے شاندار ماضی کے منہ بولتے مقامات و اثاثہ ہیں۔تاہم یہ اصول فطرت ہے کہ کمال کے بعد زوال بھی ہے چنانچہ گجروں کو بھی زوال کا سامنا کرنا پڑا۔آپس اختلافات انہیں لے ڈوبے

GUJJARLIBRARY.WORDPRESS.COM

چنانچہ:

ثریا سے زمین پر آسمان نے ہمکو دے مارا۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ زوال پذیر قومیں اپنی روایات اور تاریخ سے بھی ہاتھ دھو بیٹھی ہیں چنانچہ گجروں کے ساتھ بھی ایسے ہی ہوا۔

آریہ مذہب

ویدوں سے پتا چلتا ہے کہ ویدوں کو ماننے والے آریہ کہلاتے تھے۔ویدوں کی تعداد چار ہے جن کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔رگ وید ۲۔یجروید ۳۔سام وید ۴۔ اتھروید

آریہ کے معنی احکام الٰہی کے پابند یا علمائے حقیقت شعار کے ہیں آریہ مذہب سیدھا سادھا مذہب تھا۔قدیم زمانہ سے لے کر دسویں گیارویں صدی عیسوی تک اس کے اثرات آریہ ورت (برصغیر کا قدیم نام) کے ہر چہار طرف ایران سے ہندچینی اور منگولیا سے لنکا تک کسی نہ کسی شکل ملتے ہیں۔آریہ ورت وہ علاقہ ہے جو شمال میں جھیل وانسر وور سے جنوب میں لنکا تک اور مغرب میں الہک (موجودہ افغانستان) سے مشرق میں اراکان کی پہاڑیوں کے درمیان واقع ہے۔

ویدوں کی زبان سنسکرت ہے جو کہ آریہ ورت کی مادری زبان ہے قدیم آریہ مذہب میں ذات پات کی قید نہ تھی۔آریہ نہایت شریف اور مہذب تھے۔علوم وفنون کا معیار اس قدیم زمانے میں کیا تھا اسکا ثبوت خود وید کی مکمل زبان ہے۔ویدوں کا زمانہ آریہ ورت کی تاریخ میں "ست جگ" یا "ویدک دور" کہلاتا ہے۔

آریوں میں جس شخص کو اعلیٰ ترین سمجھا جاتا تھا اسے راجہ یا مہاراجہ کی بجائے ایشو یا دیوتا کہا جاتا تھا اسی وجہ سے آریوں میں شخصیت پرتش شروع ہوئی اور ہندو مذہب کا آغاز ہوا۔اسی لیئے آریوں کو دیوتاؤں کی اولاد کہا جاتا ہے۔

کھشتریوں کی ابتداء

ویدک زمانہ کو جب عرصہ چار ہزار سال کا گزر گیا تو دور میں مختلف گروہوں کے خیالات اپنی جماعتوں سے وابستہ ہو گئے۔علماؤں کے خاندان میں علوم ،فنون موروثی ہو گئے۔حکمران طبقہ نسل درنسل حکومت کرنے لگا۔مختلف قومیں وجود میں آئیں۔جس میں براہمن اور کھشتری سرفہرست ہیں۔کھشتری طبقہ اپنے آپ کو سب سے اعلیٰ سمجھتا تھا۔برہمنوں کے مفادات آپس میں ٹکرانے لگے۔ برہمنوں میں کھشتری مخالف لیڈر ہمیشہ "پرشرام" کہلاتے تھے۔آریہ ورت کی تاریخ میں اکیس مشہور معروف پرشرام مختلف زمانوں میں گزرے ہیں جنہوں نے کھشتریوں کو سخت نقصان پہنچایا۔مگر کھشتریوں نے اقتدار میں آکر برہمنوں کو عضو معطل بنا کے رکھ دیا۔صدیوں کے اس طویل دور میں ہمیں کھشتریوں کے مختلف خاندانوں مثلاً "یادو، ھہیہ، درودھیو، تووشن، کانیہ کانج، پورو، کاشی، ارنو، ایودھیہ، ویشالی

وغیرہ کا تزکرہ ملتا ہے۔
آریہ ورت کے مختلف علاقوں پر حکومتیں قائم کیں۔باقی سب اقوام ان کی ماتحت تھیں۔کھشتریوں کے تین خاندان بہت مشہور ہوئے جن کے نام درج ذیل ہے۔
سورج ونشی: مہاراجہ سوریہ کی اولاد پشت در پشت حکومت کرتی رہی۔اس خاندان میں عالم فاضل بھی ہوئے۔مہاراجہ سوریہ کی اولاد سوریہ ونشی کہلانے لگی۔سوریہ ونشی اور سورج ونشی ایک ہی دو تلفظ ہیں۔سوریہ ونشی خاندان میں مہاراجہ اکشوا سب سے طاقت ور حکمران ہوا۔مہاراجہ کی 100 پشت پہ مہاراجہ وشرت نے جنم لیا جو آریہ ورت کی تاریخ میں اوتار کا درجہ رکھتے ہیں۔رام چندر جی مہاراجہ وشرت کے بڑے بیٹے تھے۔
چندر ونشی: مہاراجہ چندر مان کی اولاد چندر ونشی کہلاتی اس خاندان میں مہاراجہ پرو سب بہت مشہور مہاراجہ گزرا ہے۔
یادو ونشی: مہاراجہ یدو یا کی اولاد یادو ونشی کہلاتی ہے مدتوں آریہ ورت پر حکمرانی کرتی رہی۔یہ خاندان آپس میں اختلاف رکھتے تھے اور انہوں نے اپنا پرانا لقب گرجر بھی ترک کر رکھا تھا جسے بعد از اں شری کرشن نے بحال کیا اور نئی جماعت کا نام ہی گرجر رکھا۔اب آریوں میں باہمی نفاق پیدا ہو چکا ہے۔مختلف خاندان آپس میں ٹکرانے لگے۔سب بڑی جنگ مہا بھارت کہلاتی ہے۔جو ۳۱۲۰ قبل مسیح پنجاب میں لڑی گئی۔اور اس نے کھشتریوں کو بہت نقصان پہنچایا۔کھشتری آپسی لڑائی میں ملیا میٹ ہو گئے۔
اب براہمن پرشرام نے دوسری قوموں کی مدد سے آریہ ورت قبضہ کر لیا۔یعنی گرجوں کا پرانا لقب بحال کیا۔
گرجروں کی ابتداء:

مہا بھارت کے دوران شری کرشن جی اپنے ساتھ یادو، سوریہ اور چندر ونشی کھشتریوں کو لے کر محترا کو چھوڑ کر دوآرکائی کی طرف ہجرت کر گئے۔یہاں انہوں نے نئی جماعت بنائی جس کا نام گرجر رکھا یہی گرجر قوم کا آغاز تھا۔انہوں پہلا علاقہ جو برہمنوں سے چھڑایا وہ "گرجراتر" کہلایا۔جو موجودہ گجرات بھارت ہے۔اس کا دارلخلافہ دوآرکا تھا جو آج بھی بھارتی گجرات میں دوآرکا پور کے نام سے موجود ہے۔
پھر اس گرجر جماعت نے برہمنوں سے حکومت چھین لی اور براہمن کے تقدس کو آنچ دی۔اسی دور میں گوتم بدھ اور مہابیر سوامی نے مساوات کا جھنڈا بلند کیا۔مگر بہت کم گرجر ان سے مذہب کی طرف راغب ہوئے
چھٹی صدی قبل مسیح کے بعد کا دور بودھی زمانہ ہے۔بودھی کتابوں میں ہمیں، راٹھی، کشان، چلوکیہ گرجر، ناگر نامی خاندانوں کا تذکرہ ملتا ہے۔
۳۲۶ قبل مسیح میں لکھی گئی یونانی کتابوں میں پنجاب کے دو خاندانوں ملوئی اور اوکسی ڈریک قوموں کا پتا چلتا ہے۔یہ خاندان دراصل کتاب مہا بھارت میں بیان کردہ ملویہ اور کشدرک ہی ہیں۔
چوتھی صدی عیسوی میں یعنی گپت عہد میں گرجراتر اور مالوہ دو حکومتوں کا پتا چلتا ہے۔جو گپتوں سے سرپیکار رہے تھے۔ان جنگوں کا سلسلہ

GUJJARLIBRARY.WORDPRESS.COM

ساتویں صدی تک چلتا ہے۔ جبکہ گُرجر مہاراجہ پُل کیشی چلوکیہ نے برہمنوں کو دریائے ریوا پر فیصلہ کن شکست دی تو براہمن راجہ ہرش کو بھڑوچ اور لُھٹی پور سے بھی بھاگنا پڑا۔ شمال ہند کے براہمن شہنشاہ مہاراجہ ہرش کی گُرجروں کے ہاتھوں شکست گُرجروں کے لئے نیک شگون ثابت ہوئی۔ اس زمانے کے قدیم کھشتری جو کہ شری کرشن جی کے پیروکار تھے اپنے نام کے ساتھ خاندانی نام کی بجائے لفظ گُرجر لکھتے تھے۔ اسی زمانے میں ویدوں کے عظیم مبلغ رام چندر جی پیدا ہوئے انہوں نے چودہ سال تبلیغی کام میں گزارے۔

ان کی اولاد میں مہاراجہ بھرت پیدا ہوئے جس نے سارے آریہ ورت کو اپنی سلطنت میں شامل کیا۔ اسی کے دور میں اس **ملک** کا نام "بھارت" ہوا۔ مہاراجہ کی اولاد کا گوت "بھرتے" ہوا جو آج بھی گُجروں میں موجود ہے۔

آریہ مذہب کا خاتمہ: آریہ مذہب ایک سیدھا سادھا مذہب تھا۔ جو ایک خدا کی عبادت کا حکم دیتا تھا۔ آریوں میں شخصیت پرستی کی وجہ سے ہندو مذہب کا آغاز ہوا۔ شری چندر جی اور شری کرشن جی جو کہ ایک خدا کی عبادت کا حکم دینے والے آریہ مذہب کے مبلغ تھے۔ بعد کے ہندو مبلغوں نے ان دونوں کو بھی بھگوان کا درجہ دے دیا اور جا فوق الفطرت کہا۔

شمس العماء مولانا خواجہ سید حسن نظامی مرحوم دہلوی "منادی" کی ایک اشاعت میں تحریر کرتے ہیں۔

جو کہ حضرت محمد رسول ﷺ نے فرمایا ہے وہ شری رام چندر جی اور شری کرشن جی وغیرہ اوتاروں کی تعلیم کے خلاف نہیں بلکہ ہندوستانی اوتار راس کی تائید کرتے ہیں۔ حضرت محمد رسول ﷺ پر جو کتاب نازل کی اور جس کا نام قرآن مجید ہے اسمیں یہی لکھا ہے کہ حضرت محمد رسول ﷺ کوئی نیا دین لے کر نہیں آئے یہ دین وہی جو پہلے پیغمبروں نے پیش کیا۔

بحوالہ رسالہ "القدیر" جلد نمبر 5 شمارہ نمبر 3 بابتہ ماہ ربیع الاول ۱۹۵۵ء یاد رہے جو وید آریہ مذہب کی بنیاد ہیں وہ ناپید ہیں اور انکی جگہ آج دستیاب وید خود ساختہ اور تحریف شدہ ہیں۔ بلکہ یوم کہا جائے۔ کہ خرافات کا مجموعہ ہیں بے جا نہ ہوگا۔ جسنو نے ان خود ساختہ ویدوں کی تفسیر "جسنو سمراتی" کے نام سے لکھی اور باقاعدہ ہندو مذہب کا آغاز کیا۔ آریہ ورت کو ذات پات کے نظام میں جکڑ دیا۔ شری کرشن جی کی بابت چولی مارگی۔ بج مارگی اور گوسائیں مذہب والوں نے دو ہزار سال قبل مسیح میں غلط باتیں منسوب کیں۔ کرشن جی کو بھگوان کا درجہ دے کر لوگوں کو گمراہ کیا۔

لفظ گُرجر کا مطلب: شری کرشن کے ساتھ جانے والے قدیم کھستری گُرجر کہلائے تھے۔ یہ قدیم سنسکرات لفظ ہے جس نے معنی "دشمن کو ختم کرنے والے کے ہیں"۔ اس کی موجودہ شکل "گُجر" اور گُوجر ہیں۔

گوجروں میں کھشتریوں کے تین خاندان سورج ونشی۔ چندر ونشی اور یادو ونشی تھے۔ جنکی حکومتیں کم از کم ہزار سال سے متواتر چلی آ رہی تھیں۔ ان کی ہی وجہ سے تر کرت دیش کا نام "گرجراتر" ہوا جسے آجکل گجرات کہتے ہیں۔

لفظ گجرات کو موجودہ شکل میں صرف فارسی مورخیں نے لکھا ہے۔ ورنہ اس سے پہلے اس کا تلفظ گرجراتر ہی تھا جس کا مطلب "گجروں کے رہنے کی جگہ ہے"۔ اس کا دارلخلافہ "دوآرکا" تھا یہی جگہ شری کرشن جی کی جائے وفات ہے اور آج بھی بھارتی گجرات میں تاریخی حثیت کا مقام ہے۔

GUJJARLIBRARY.WORDPRESS.COM

شمالی آریہ ورت میں بہت سے خاندان کھشتری یوں کے ایسے بھی تھے کہ جب پرشرام برہمن نے ہستناپور کی حکومت کو ختم کیا اور کھشتری یوں کو چن چن کے مارنا شروع کیا تو بہت سے کھشتری براہمنوں میں شامل ہو گئے۔ جس میں مشہور خاندان گورسی، ناگری، چیرااور پشکرا غیرہ شامل ہیں۔ بعد میں اس خاندانوں کے جو افراد شری کرشن کی جماعت گرجر میں شامل ہوئے آج بھی گجر کہلاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں گورسی، ناگری اور پشکرو غیرہ گجر بھی ملتے ہیں اور براہمن بھی۔

آئین اکبری جلد اول حصہ دوم فہرست فرمانروایان بنگال

میں درج ہے۔" بنگال کے وہ گورسی جنہیں مہاراجہ یدھشٹر نے حکمران کر کے بھیجا تھا اور مہابھارت کے بعد مدہا سال تک بنگال میں حکمرانی وہ سب برہمن کہلاتے ہیں۔ وہاں کوئی گورسی اپنے آپ کو گوجر یا کھشتری نہیں کہتا"۔

حضرت عیسیٰ اور سکندر اعظم اور سکندروس گرجی کی اولاد جسے ہندوستان میں مادری زبان سنسکرت تھی۔ جب گرجر گجرات سے نکل کر اطراف ممالک میں پھیلے تو یہ زبان گجراتی ہوئی بعدازاں گوجری زبان کہلاتی۔ اسی طرح گوجروں کا لباس انگرکھا اور پاجامہ اور پگڑی پر مشتمل تھا۔ ان کا ابتدائی مذہب آریہ تھا" گرنار کی پہاڑی" گوجروں کا متبرک مقام تھا۔ گتکا (گرز) ان کا قومی ہتھیار تھا۔ گرجر قوم قدیم گجرات تک محدود نہیں رہی بلکہ آریہ تہذیب کو منگولیا سے لیکر شیام (ہندچینی) تک پہنچا دیا۔ جہاں کے آثار قدیمہ آج تک گرجر قوم کے نام لیوا ہیں۔

(بعض مورخیں آریہ مذہب کو شریعت ابراہیمی پر قیاس کرتے ہیں)

اس زمانے کے بعد سے مغل دور تک برصغیر پر کسی نہ کسی شکل میں گوجروں کی حکومت رہی چاہے وہ ہندو گوجر ہوں یا مسلمان صوفیاء اور اولیاء کی سیرت اور اخلاق سے متاثر ہو کر اسلام کو دنیاوی اور آخروی نجات کا ذریعہ سمجھنے والے مسلمان گوجر۔ اگر اس تمام دور میں گزرنے والے گوجر راجوں، مہاراجوں کا تذکرہ کیا جائے تو کئی ضخیم کتابیں تیار ہو سکتیں ہیں۔

گوجروں کی تاریخ کو تفصیل سے جاننے کے لئے آپ درجہ ذیل کتابیں پڑھ سکتے ہیں۔

۱۔تاریخ شاہان گجر	مولانا عبدالمالک ابوالبرکاتؒ
۲۔تاریخ گجراں (دو جلدیں)	حافظ عبدالحق
۳۔تاریخ گرجر (پانچ جلدیں)	رانا علی حسن چوہان
۴۔A short History of Gujjars	رانا علی حسن چوہان
۵۔گوجر قوم کی تاریخ	ملک غلام اکبر
۶۔ذاہلستان کے گرجر قبائل	انجینئر اقبال محمد
۷۔ملی تحریکوں میں گوجروں کا کردار	قاضی مہدی الزمان

GUJJARLIBRARY.WORDPRESS.COM

شمالی آریہ ورت میں بہت سے خاندان کھشتر یوں کے ایسے بھی تھے کہ جب پرشرام برہمن نے ہستناپور کی حکومت کو ختم کیا اور کھشتر یوں کو چُن چُن کے مارنا شروع کیا تو بہت سے کھشتری براہمنوں میں شامل ہو گئے۔ جس میں مشہور خاندان گورسی، ناگری، چیرا اور پشکرا غیرہ شامل ہیں۔ بعد میں اس خاندانوں کے جو افراد شری کرشن کی جماعت گُرجر میں شامل ہوئے آج بھی گُجر کہلاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں گورسی، ناگری اور پشکرو غیرہ گُجر بھی ملتے ہیں اور براہمن بھی۔

آئین اکبری جلد اول حصہ دوم فہرست فرمانروایان بنگال

میں درج ہے۔" بنگال کے وہ گورسی جنہیں مہاراجہ یدھشٹر نے حکمران کر کے بھیجا تھا اور مہا بھارت کے بعد مدہا سال تک بنگال میں حکمرانی وہ سب برہمن کہلاتے ہیں۔ وہاں کوئی گورسی اپنے آپ کو گوجر یا کھشتر ی نہیں کہتا"۔

حضرت عیسیٰ اور سکندر اعظم اور سکندروس گُرجی کی اولاد جسے ہندوستان میں مادری زبان سنسکرت تھی۔ جب گُرجر گجرات سے نکل کر اطراف ممالک میں پھیلے تو یہ زبان گجراتی ہوئی بعد ازاں گوجری زبان کہلاتی۔ اسی طرح گوجروں کا لباس انگرکھا اور پاجامہ اور پگڑی پر مشتمل تھا۔ ان کا ابتدائی مذہب آریہ تھا" گرنار کی پہاڑی" گوجروں کا متبرک مقام تھا۔ گتکا گرز ر) ان کا قومی ہتھیار تھا۔ گُرجر قوم قدیم گجرات تک محدود نہیں رہی بلکہ آریہ تہذیب کو منگولیا سے لیکر شیام (ہندچینی) تک پہنچا دیا۔ جہاں کے آثار قدیمہ آج تک گُرجر قوم کے نام لیوا ہیں۔

(بعض مورخیں آریہ مذہب کو شریعت ابراہیمی پر قیاس کرتے ہیں)

اس زمانے کے بعد سے مغل دور تک برصغیر پر کسی نہ کسی شکل میں گوجروں کی حکومت رہی چاہے وہ ہندو گوجر ہوں یا مسلمان صوفیاء اور اولیاء کی سیرت اور اخلاق سے متاثر ہو کر اسلام کو دنیاوی اور آخر دی نجات کا ذریعہ سمجھنے والے مسلمان گوجر۔ اگر اس تمام دور میں گزرنے والے گوجر راجوں، مہاراجوں کا تذکرہ کیا جائے تو کئی ضخیم کتابیں تیار ہو سکتیں ہیں۔

گوجروں کی تاریخ کو تفصیل سے جاننے کے لئے آپ درجہ دیل کتابیں پڑھ سکتے ہیں۔

۱۔ تاریخ شاہان گُجر	مولانا عبدالمالک ابوالبرکاتؒ
۲۔ تاریخ گُجراں (دو جلدیں)	حافظ عبدالحق
۳۔ تاریخ گُرجر (پانچ جلدیں)	رانا علی حسن چوہان
۴۔ A short History of Gujjars	رانا علی حسن چوہان
۵۔ گوجر قوم کی تاریخ	ملک غلام اکبر
۶۔ ذاہلستان کے گُرجر قبائل	انجینئر اقبال محمد
۷۔ ملی تحریکوں میں گوجروں کا کردار	قاضی مہدی الزمان

GUJJARLIBRARY.WORDPRESS.COM

۸۔گوجری ادب   پروفیسر ڈاکٹر صابر آفاقی

۹۔اردو کی خالق گجری زبان   محمد اشرف ایڈوکیٹ

۱۰۔گوجری گیان اور گوجری للکار   احمد دین عنبر

اس کے علاوہ سنسکرت زبان کے ماہر پنڈت واسودیوا پرساد کی کتابیں گلوری ویٹ واز گرجر دیش از کے ایم منشی۔

گرجر اتہاس از تیندر رکمار ورما۔گوجر گونج از تیندر رکمار ورما ہمرات محمدی شیخ غلام محمد، تاریخ سندھ و آب کوثر از شیخ محمد اکرام ایم اے

Pandat Radha Cant by The Great Gurjars ,The True Warriors

اوپر نمبر وار لکھی گئی کتابیں آپ

چوہدری عبدالباقی نسیم کولی (چیف ایڈیٹر گوجر گونج)

رحمان مارکیٹ اقرا ءسنٹر غزالی سٹریٹ اردو بازار متصل بھائی چوک عقب نگار سینما

لاہور پاکستان042-7310426 042-7324219

سے حاصل کر سکتے ہیں۔

بنارس کے مشہور پنڈت واسودیوا پرساد نے قدیم سنسکرت کتابوں سے ثابت کیا ہے کہ لفظ گرجر قدیم کھشتریوں کے ناموں کے ساتھ استعمال ہوتا تھا۔ایک سنسکرت ماہر رادھا کنت کی تحقیق کے مطابق لفظ گرجر کھشتریوں کے لیے استعمال ہوتا تھا۔مسٹر بیگ ناتھ پوری اور مسٹر تیندر رکمار ورما نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ گرجروں کا تعلق آریہ دور سے ہے۔انہوں نے دوگروہ بنا لئے تھے۔ایک نے بنگال بہار اڑیسہ اور دیگر علاقوں پر حکومت کی۔انکا اولین سربراہ مہاراجہ سبھاؤ نگر تھا۔جبکہ دوسرے گروہ نے دریائے جمنا سے لیکر اراکان کی پہاڑیوں تک (موجودہ افغانستان) تک علاقہ پر حکومت کی۔ان کا سربراہ مہاراجہ کاشکا تھا۔دونوں گجر سلطنتوں نے اپنی تجارت کا دائرہ کار دور دور تک پھیلایا۔مہاراجہ کاشکا کی سلطنت وسط ایشیا ءتک پھیل چکی تھی۔اس مہاراجہ کا دور حکومت 78 صدی عیسوی سے لے کر 130 ءتک ہے۔

بادشاہ پرتھوی راج چوہان نے اجمیر سے دہلی تک حکومت قائم کی۔واضح رہے مہاراجہ کی گوت چوہان تھی جو کہ آج بھی گجروں میں موجود ہے(مورخ گجر قوم رانا علی حسن چوہان بھی اسی گوت سے تعلق رکھتے تھے)اس بادشاہ نے گرجروں کی متحد کرنے کے لئے "گرجر منڈل" نام کی ایک تنظیم بھی بنائی۔تاریخی شہادتیں ثابت کرتیں ہیں کہ عظیم گرجر بادشاہ مہر بھوجا کے دور میں برصغیر کے تمام شمالی علاقوں پر گرجروں کی حکومت تھی۔

عرب تاجروں نے اپنی تحریروں میں گرجروں کی بہادری کی تعریف کی ہے۔

1697ء کے الگ تھلگ علاؤالدین خلجی نے گجرات پہ قبضہ کرلیا اور گرجروں کی کسی حد تک منتشر کردیا۔

GUJJARLIBRARY.WORDPRESS.COM

اس دوران بہت سے گُرجرا اسلام کو سچا مذہب جان کر مسلمان ہو گئے۔

تو یہ تھی جناب بیگ ناتھ پوری اور جناب تیندر کمار ورما کی تحقیق جو کہ انکی کتاب "گُرجرا اتہاس" میں رقم ہے۔

ان تمام حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ لفظ گُجر یا گُرجر کو گئیو چر سے اخذ کرنے والے سخت غلطی پر ہیں۔ کسی بھی قوم کی موجودہ بدحالی اور تعلیمی و معاشرتی پسماندگی کی وجہ سے اس اشاندار درخشاں ماضی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ (گُجر کو گیو چر سے ثابت کرنے والے گُوجر کو فارسی لفظ بتاتے ہیں۔ لیکن اگر کسی فارسی لغت سے رجوع کیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ فارسی میں گُوجر نام کا کوئی لفظ نہیں۔ اب اگر، گُو، جر کے علیحدہ علیحدہ معنی دیکھے جائیں تو مطلب بنتا ہے فصیلیں توڑنے والا) سو گُجر کو گیو چر سے بتانا گُجر دشمن مورخین کا ہتھکنڈہ ہے۔

اس ضمن میں جناب ڈاکٹر اے آر سندھو صاحب کا پنجابی مضمون جو کہ قومی رسالہ "گُوجر گُونج" میں بھی شائع کیا گیا تھا "گُرجر توں گُجر یا گئیو چر توں گُجر" کو اردو میں منتقل کر کے آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

دسمبر 2003ء مہینہ وار پنجابی رسالہ "لہراں" میں پروفیسر محمد جعفر کھوکھر کا لکھا مضمون "گُوجری اک سوہنا و چار رنگ" چھپا۔ جسمیں انہوں نے پنجابی ادب کی تاریخ از پروفیسر سعادت علی ثاقب اور ڈاکٹر محمد ریاض شاہد کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا کہ گُجر گائیں وغیرہ چرانے والے کو کہا جاتا ہے۔ اور لفظ گاؤ چر سے نکلا ہے۔ گُوجروں کی بولی کو گُوجری کہا جاتا ہے۔

لکھاری پر تنقید کرنا میرا مقصد نہیں لیکن مضمون تحریر کرتے ہوئے حوالے کی جانچ پڑتال ضروری ہے۔ کسی قوم کی موجودہ پسماندگی کی وجہ سے اسکے شاندار ماضی اور عالی حسب نسب پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس قوم کے ماضی کو دیکھنے سے پہلے یہ دیکھتے ہیں کہ واقعی گُجر لفظ گاؤ چر سے بنا ہے اور کیا ان کی بولی کو گُوجری کہا جاتا ہے۔ حیرت ہے کہ کئی پڑھے لکھے گُجر حضرت گُجر کو گُوچر لکھتے ہیں جس کا مقصد صرف یہ ہے کہ گُوچر سے گاؤ چر بنا لیا جائے۔ حالانکہ بھینس چرانے والوں کے لئے لفظ چرواہا، گڈریا وغیرہ موجود ہیں۔ ویسے بھی گُجر لفظ پیش و کے تلفظ کے ساتھ ہے جبکہ کسی بھی طرح زبر کا تلفظ ادا نہیں کرتا۔ اس لئے زبر کے تلفظ کے ساتھ گُوجری کہنا غلط ہے۔ صحیح لفظ گُجری ہے۔ یعنی گُجری زبان گُجری بولی بولنے والا پر بندہ اسکا تلفظ پیش و کے ساتھ ہی کرتا ہے۔ پنجاب میں "گُجری" لفظ گُجر کی تانیث کے طور پر استعمال ہوتا ہے جسطرح پنجابی کا مشہور گیت ہے۔

اُچیاں لمیاں ٹالھیاں اُتے
وچ گُجری دی پینگھ وے ماہیا

حالانکہ اصل لفظ "گُجرانی" ہے جسے "گُجرنی" بھی کہا جاتا ہے۔ گُجری تو صفت ہے جیسے گُجری رسم و رواج و گُجری بولی گُجری راگ وغیرہ۔

اصل میں جب 1300ء میں گُجروں کا آخری راجہ کرن والئ گُجرات (کاٹھیاوار) اپنی سلطنت سے محروم ہوا تو اس وقت کے گُجراتی مورخین نے "بلواری" زبان میں لفظ گُجر لکھا حالانکہ اس سے پہلے لفظ "گُرجر" استعمال ہوتا تھا۔ (بحوالہ کھرڑے پربندھ صفحہ نمبر 13-15 اور دھرمانیہ صفحہ نمبر 68-69)

اس سے پہلے کی سنسکرت کتب اور تاریخی آثار قدیمہ کے کتبہ جات میں لفظ "گرجر" استعمال ہوا ہے۔ قلعوں، محلات، مندروں اور تاریخی

GUJJARLIBRARY.WORDPRESS.COM

کھنڈرات سے ملنے والے ان کتبوں کو آپ انڈیا اپی گیری اور اپی گرافیکا انڈیا اور انکے عکس قائد اعظم لائبریری میں دیکھ سکتے ہیں۔

ان کتبوں سے پتا چلتا ہے کہ یہ کتنی بڑی حکمران قوم تھی۔ انہی کتبوں میں اب سے بڑے حکمران مہر بھوج اعظم کو" گُرجر پرتہار" لکھا گیا ہے۔ جسکا شجرہ نسب رام چندر کے بھائی لکشمن تک جاتا ہے۔

ہندی۔ پنجابی، ہندکو، براہوی، بلوچی اور گُجری بولیوں کا ماخذ سنسکرت ہے۔ سنسکرت کی 88 گردانیں تھیں اور مختلف طبقات میں مختلف بولی جاتی تھی اور اس کا اسم الحاظ بھی موجود تھا۔

راجکمار مہندر پال کے اُستاد نے " کپوری منجری" کے نام سے کتاب میں لکھا کہ "بنارس کے شمال میں لوگوں کی زبان سنسکرت ہے اور قنوج اس زبان کا مرکز ہے. سدراشٹر کے لوگ سنسکرت کو بگاڑ کر بولتے ہیں. تمام علاقوں کے تعلیم یافتہ لوگ سنسکرت بولتے ہیں. مگر دیہاتی علاقوں میں سنسکرت کا تلفظ مختلف ہو چکا ہے۔ کہیں اپبھرنش (مشکل) اور کہیں پراکرات (آسان) ہو چکی ہے"۔

بہر حال اوپر دیئے حوالے سے ثابت ہو چکا ہے کہ سنسکرت لفظ" گُرجر" کی پراکرات شکل" گُجر "ہے۔ جس طرح قدیم سنسکرت الفاظ گوتر، اردھ، سرب، گربھ، دوہڑا، گرنڈ، تریجا، پرسرور، چرم وغیرہ کی پراکرات شکل گوت، ادھ، سب، گھبہ دوھا، گنڈ، تیجا، پسرور چسم وغیرہ ہے۔

ہندی سنسکرت لغت "شکابدا" حصہ دوم صفحہ نمبر ۱۴۳ کے مطابق گُجر کا ماخذ" گُرجر" ہے۔ جس کے معنی دشمن کو برباد کرنے والا کے ہیں۔ یعنی جنگجو اور بہادر۔ انگریزی سنسکرت لغت مونیئر اینڈ مونیئر Monier and Monier اس کے معنی قوم کا نام (قدم قوم گُرجر کا جدید نام) علاقے کا نام وغیرہ لکھا ہے۔

پنڈت رادھے کنت نے "شبد کوش" میں اس لفظ کی تشریح اسطرح کی ہے گُر معنی دشمن اور جر معنی اجاڑنے والا بہادر اور گرجترا کے معنی وہ علاقہ جو گُجروں کی حفاظت میں ہو۔ پنڈت صاحب ہندستان میں سنسکرت کے سب سے بڑے ماہر ہیں۔

اردو لغت از مولوی سعید احمد دہلوی حصہ 3,4 صفحہ ۹۰۴ پر گُجر کے معنی قدیم آریا قوم، مسلم دور حکمرانی سے پہلے تمام ہند کی حکمران قوم لکھا ہے۔

پنڈت چھوٹے شرما نے کتاب" کھشتریہ ونش پردیپ" صفحہ 812-813 میں اس قوم کے جد امجد راجہ رام چندر کے والد راجہ دشرتھ کو باعملی راماین 2-79-2 کے مطابق ان کا لقب" کھشتریہ گُرتر" کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ گرجر لفظ گُرتر سے بگڑ کر بنا ہے۔ اس قوم کے اجداد قدیم کھشتری دشمنوں سے بڑی جنگیں لڑا کرتے تھے۔ اس بنا پر انہیں گُرتر یعنی مہان، بلوان اور شکتی شالی قوم کا نام دیا گیا۔

زمانے کے ساتھ یہ لفظ گُرجر اور بعد ازاں گُجر ہو گیا۔

یہ تھا جناب پنڈت چھوٹے رام شرما کی تحقیق۔ لیکن اس سے بیشتر تاریخ دان متفق نہیں۔ انکا خیال ہے کہ شری کرشن جی کی بنائی ہوئی جماعت ہی گُرجر ہے۔

دارالعلوم سنسکرت بنارس کے عالم جناب واسودیو پرشاد کا حوالہ جو کہ کتاب" گُرجر اتہاس" از جناب تندر کمار ورما میں لکھا ہے کے مطابق

GUJJARLIBRARY.WORDPRESS.COM

گُرجر لفظ قدیم کھشتری حکمرانوں کے نام کے ساتھ لکھا جاتا تھا اور فاعل کا صیغہ ہے جس کے معنی "دشمنوں سے لڑنے والا" ہے۔

جناب ڈاکٹر بیج ناتھ پوری نے "گجر پرتیہار" پر مقالہ Thesis لکھ کے آکسفورڈ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے اپنی کتاب "گجر پرتیہار" انگریزی اور جناب راجہ محمد عارف منہاس نے "تاریخ راجپوتاں" میں گُرجر لفظ کا جدید تلفظ گجر قرار دیا ہے۔

آئیں ہم ایک نظر ماضی پر ڈالتے ہیں۔

قدیم سنسکرت کتابوں پنچ تنتر، ویدا اور پران وغیرہ سے پتہ چلتا ہے کہ موجودہ گجر قوم قدیم آریہ کھشتری قوم ہے جو کہ کھشتریوں کے تین خاندانوں سورج ونشی، چندر ونشی اور یادو ونشی پر مشتمل ہے۔ راجہ رام چندر انکے جد امجد تھے۔ وشنو پران میں مہابھارت کے ہیرو شری کرشن اور انکے کھشتری ساتھیوں کو واضح طور پر گجر لکھا گیا ہے۔ ہندو گجر ان کا سالانہ میلہ برج بڑی شان و شوکت سے مناتے ہیں۔

بیرونی سیاح البیرونی، چینی سیاح ہیون سانگ، عربی سیاح سلیمان ابو جنید، المسعودی، ابن خرادیہ اور الادریسی کے سفر ناموں میں گُرجر نامی قوم کا ذکر ملتا ہے جو کہ بیشتر ہندوستان پہ قابض تھی۔ عرب سوداگر زید الحسن 851ء کے حوالہ سلسلہ التواریخ صفحہ نمبر 26 اور 30 کے درمیان لکھا ہے کہ "ایک گُرجر بادشاہ جسکے بڑے لشکر ہیں اور وہ عرب حملہ آوروں کی سب سے زیادہ مزاحمت کرنے والا ہے"۔ ایک ہندو مورخ ڈاکٹر رامیش چندر سندھ کے اوپر قبضہ کرنے کے بعد باقی ہندوستان کی طرف نہ بڑھ سکنے کی وجہ یہ لکھتے ہیں کہ عرب حملہ آوروں کی راہ میں گُرجر حکومت دیوار بن گئی تھی جو کہ گُرجر پرتیہار خاندان کی حکومت تھی۔ بھارت کے موجودہ نصاب تاریخ میں یہ بات شامل ہے کہ مختلف ادوار میں منتشر ہونے کے بعد گُرجر چتوڑ، تھمبور، منڈور، انہلواڑہ، دھارا اور گوالیار کے قلعوں میں محصور ہو کر جنگ لڑتے رہے۔ 1300ء تک۔

شیر شاہ سوری نے ضلع گوڑگاؤں اور گنگا جمنا کے دوآبے کے گجروں کو بغاوت کرنے پر ان کے ساتھ جنگ کی۔ وسط ہند دہلی اور گنگا کنارے آباد گجروں نے سلاطین دہلی کو ہمیشہ تنگ کیا۔ خواہ وہ مسلم گجر تھے یا ہندو گجر۔ سلاطین دہلی کا یہ اعلان تھا کہ یہاں گجر دیکھو ختم کردو۔ سلطان تغلق کے دور میں یہ ضرب مثل مشہور کی گئی۔

گجر نالوں اُجڑ چنگا، اُجڑ نالوں اجاڑ جتھے دیکھو گجر او تھے دیو مار۔

ان علاقوں کے گجروں نے 1857ء کی جنگ آزادی کے دوران انگریزوں کو بہت نقصان پہنچایا۔ انہی وجوہات کی بنا پر انہیں شدید انتقام کا نشانہ بنایا گیا۔ تمام زمینیں چھین لیں گئیں اور جرائم پیشہ قوم قرار دے کر ہر قسم کے حقوق چھین لیے گئے۔

گجروں کے لئے سرکاری نوکری پر پابندی کا قانون 1954ء میں انڈین پارلمنٹ نے ختم کیا۔

ڈاکٹر آر آر کھجوریہ اور رائے این بھاردواج لکھتے ہیں کہ گجروں نے ہر حکمران کے خلاف مزاحمت کی لیکن حاصلہ افزا نتائج حاصل نہ ہونے پر پیچھے ہٹنا پڑا اور دور پہاڑوں اور جنگلوں میں زندگی گزارنی پڑی۔ مویشی پال کے زندگی پڑی۔

ہند کے دوسرے علاقوں کی طرح پنجاب کے مسلم گجر بھی مغل دور حکومت میں باغی مزاج رکھتے تھے۔ جہلم، راولپنڈی، سیالکوٹ، گجر اتنے گجروں کے لئے کابل اور دہلی کا راستہ بند کیا۔ تزک بابری میں ان علاقوں کے گجروں کو بدمعاش لکھا گیا ہے اور کہا ہے کہ گجر اسکی فوج پر

GUJJARLIBRARY.WORDPRESS.COM

چھاپہ مار کے مال مویشی لوٹ کے بھاگ جاتے تھے۔

شہنشاہ جہانگیر نے اپنی یاداشت "وقائع جہانگیری" میں لکھا ہے کہ بادشاہ اکبر نے ان گجروں کو آباد ہونے کی ترغیب دی اور یوں گجرات پاکستان وجود میں آیا اور ان گجروں پر نگاہ رکھنے کے لئے شہر میں ایک قلعہ بھی تعمیر کروایا۔

کشمیری کلین نے 1142ء میں کتاب "راج ترنگی" میں کشمیر کے عظیم بادشاہ راجہ جے پال کھٹانہ کا احوال لکھا ہے اور مغربی پنجاب کو گجر بھومی کہا ہے۔

انگریزی ترجمہ کتاب "راج ترنگی" مترجم مسٹر اسٹائن صفحہ نمبر 205 پر معزول پنجاب کو گُرجر دلیس کہا ہے۔ مسٹر ڈینزل ابٹسن Danziel Ibbetson نے اپنی کتاب Glossary Tribes and Costes of Punjab and N.W.F.P حصہ دوم صفحہ نمبر 306 پر تسلیم کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بلاشبہ گُرجر شمالی ہند کی بڑی قوموں میں سے ایک ہیں اور برصغیر پر صدیوں حکومت کرنے والے پرتیہار، سولنکی پنوار، تنور اور چوہان خاندان اسی قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ نویں صدی میں ہند کے علاوہ پنجاب پر بھی ان کی حکومت تھی۔

مادری زبان پنجابی کی خدمت کرنے والوں میں گجر قوم کے کئی افراد کا نمایاں حصہ ہے۔ مولوی غلام رسول عالپوریؒ نے "یوسف زلیخا" لکھ کے مادری زبان کی خدمت کی۔ میاں محمد بخشؒ نے "سیف الملوک" لکھی۔ وارث لدھیانوی نے "ماواں ٹھنڈیاں چھاواں" جیسی باکمال نظم لکھ کر پنجابی کے دامن ک مالا مال کیا۔ ان کا لکھا ہوا نظم کرتار سنگھ کا گیت "ویر میرا گھوڑی چڑھیا" زبان زدعام ہوا۔ بھارتی پنجاب ہو یا پاکستانی نہیں اپنے بھائی کی شادی پر اپنے جذبات کا اظہار یہ گیت گا کر کرتیں ہیں۔ ساحر لدھیانوی جنھوں نے اُردو کا دامن اپنی سدابہار غزلوں سے مالا مال کیا اسی قوم کے سپوت تھے۔ احسان دانش جنکو مزدور شاعر کہا جاتا ہے وہ بھی اسی قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ آئیں اب دیکھتے ہیں کہ کیا مووئیشی چرانے والے کو گجر کہا جاتا ہے۔

ہندو دھرم میں گائے کو ماں کا درجہ حاصل ہے پرانے زمانے میں راجہ کو گوپال (گائے پالنے والا) بھی کہا جاتا تھا۔ پنجاب کے ثقافتی رنگوں کو جاننے والا ہر شخص یہ جانتا ہے کہ مویشی پنجاب کی ثقافت کا اٹوٹ انگ ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ یہاں کی ہر قوم مویشی چراتی رہی ہے۔ پرانے زمانے میں موشیوں کو مال کہا جاتا تھا یعنی جس کے پاس زیادہ مویشی ہوتے اُسے زیادہ مالدار سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے مثال مشہور ہے کہ:

"مجھاں گھر وریاماں تے گھوڑیاں گھر سلطاناں"۔

کسی کی حیثیت کا اندازہ اسکے مویشیوں کی تعداد سے لگایا جاتا تھا اسی لئے بڑے اپنے بچوں کو "دودھ کے پوت" کی دعا دیتے ہیں۔

جس وقت قدیم کھشتری اقوام (گجر اور جاٹ) وغیرہ جنگیں ہارنے کے بعد جنگلوں اور پہاڑوں پہ مویشیوں کے ساتھ گزارہ کرنے پر مجبور تھے اس وقت مغلوں کے ساتھ رشتے داریاں اور انگریزوں کے ساتھ وفاداریاں کرنے والوں کو جاگیریں عطا کی جارہیں تھیں۔

یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ جاگیرداروں نے جاگیریں کیسے حاصل کیں۔ انہی جاگیرداروں کے لئے کالیکا رنجن kalikaranjan نے اپنی کتاب Studies in Rajput History میں بڑے سخت الفاظ استعمال کئے ہیں کہ انہوں نے زمین حاصل کرنے کے لئے

GUJJARLIBRARY.WORDPRESS.COM

انسانی متاع عزیز آزادی،عصمت وعفت اور مذہب تک کی کوئی پرواہ نہیں کی ۔

کسی بھی قوم کی زوال یافتہ صورت کو اسکی پہچان بنانے سے پہلے اسکے شاندار ماضی پر نظر ضرور ڈالنی چاہے۔زوال پزیر ہونے کے بعد یہ قوم تین طبقات میں بٹی ہوئی نظر آتی ہے۔زمیندار گجر،دودھی گجر اور بکروالی گجر۔

موجودہ لغت کے مطابق گجروں کی تعریف یہ ہوگی۔قدیم جنگجو آریہ کھستری قوم جنکا قدیم وطن شمالی برصغیر (گجرات کاٹھیاوار)۔ قدیم زبان سنسکرت اور موجود قومی بولی گجری ہے۔زوال پزیر ہونے کے بعد یہ قوم دیہاتی علاقوں میں زمیندارکرتی ہے شہری علاقوں میں دودھ کے کاروبار سے وابستہ ہے جبکہ پہاڑی علاقوں میں مویشیوں کے کاروبار سے۔زوال پزیر حالت میں قوموں کی حالت بدل جاتی ہے جس طرح مغلوں سے حکومت چھنے زیادہ عرصہ نہیں ہوا مگر دیہاتی علاقوں میں انہیں ترکھان اور مستری کہا جاتا ہے۔معاشرے میں کئی غلط باتوں کا رواج ہو جاتا ہے۔جیسے افغانیوں کو کاغذ چنتے،بوٹ پالش کرتے اور چوکیدار کرتے دیکھ کر ہی کام اُن کی پہچان بنا دیئے گئے۔ اصل میں جب بیرونی النسل فارسی مورخین نے تاریخ لکھنا شروع کی تب قدیم کھشتری اقوام تنزلی کی زندگی گزار رہیں تھیں اور مختلف گروہوں میں بٹ چکیں تھیں الہذا انکی لکھی تاریخوں میں کھشتری اقوام کا ذکر مفقود ہے۔جسطرح گجر،جٹ،آہیر،ڈوگر،کمبوہ،چب اور میو وغیرہ بیرونی حملہ آواروں سے بڑائیاں ہار کے جنگلوں پہاڑوں میں زندگی گزارنے پر مجبور تھے. راسی لے اُس وقت کی تاریخوں میں یہ گمنام ہوگے.

بھارت میں تاریخ کو نےسرے سے مرتب کر کے ان کھشتری اقوام کی تاریخ کو رانکے نام سے منسوب کیا جارہا ہے.اور پاکستان میں بھی جدید مورخین ان تاریخی حقائق سے پردا اُٹھار ہے ہیں جن میں رانا علی حسن چوہان کی انگریزی کتاب "دی شارٹ ہسٹری آف دی گرجرز" "The short History of the Gorjars" اپنی مثال آپ ہے. جس کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ پیتل کے اوپر ہونے کا پانی چڑھانے سے وہ سونا نہیں بن جاتا اور ہیرا چاہے گندگی میں گر جائے مگر صاف کرنے پر ہیرا ہی رہتا ہے.

ختم شد

از اے آر سندھو

یادرہے ڈاکٹر صاحب سندھو جاٹ قوم سے تعلق رکھتے ہیں مگر انہوں نے ایک غیر جانبدار تاریخ دان کی حیثیت سے حق قلم ادا کیا ہے۔

گجر قوم کی موجودہ تعلیمی بدحالی کا یہ حال ہے کہ بڑے پڑھے لکھے گجر حضرت اپنی تاریخ سے واقف نہیں۔حالانکہ اللہ تعلٰہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اے نبی ان سے کہہ دہ کہ دنیا کی سیر کرو اور دیکھو اللہ نے تمہاری قوم کی پیدائش کیسے کی اور پھر آئندہ بھی تمہاری نسل کو پیدا کرے گا" ایک اور جگہ ارشاد ہے کہ

" کیا تم نے دنیا کی سیاحت نہیں کی تا کہ ان (تاریخی مقامات) سے تمہیں پتا چلتا کہ تمہارے اسلاف کا کیا انجام ہوا"

ان آیات سے پتا چلتا ہے کہ اللہ تعلٰہ کی طرف سے نا صرف قومی تاریخ جاننے کا حکم ہے بلکہ قرآن پاک میں اللہ تعلٰہ نے مختلف

قوموں کے حالات بیان کر کے اس حکم کی تائید بھی کی ہے۔

اللہ تعلیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

یعنی "ہم نے تم کو شعوب (لوگوں) اور قبائل (ذاتوں) میں تقسیم کر دیا تاکہ تم باہم آشنا ہو جاؤ تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے"۔

گجر قوم موجودہ پسماندہ حالت میں کیسے پہنچی ؟:

محمد غزنوی کے ہندوستان پر حملوں سے پہلے برصغیر کئی ایک عظیم گجر سلطنتوں کے تحت تھا جن میں عظیم گجر بادشاہ پرتھوی راج چوہان اور راجہ رائے مل وغیرہ اہم ہیں۔محمود غزنوی کے حملوں سے برصغیر میں اسلام کے سچے مبلغین یعنی پاکدامن صوفیا اور اولیاء کی برصغیر آمد شروع ہو چکی تھی۔اُن کے پاکیزہ کرداروں سے متاثر ہو کر بہت سے گجر اسلام قبول کر چکے تھے۔عظیم گجر بادشاہ پرتھوی راج نے آپسی خانہ جنگی اور گجروں کے آپسی اختلافات کی وجہ سے محمود غزنوی کے ہاتھوں شکست کھائی۔مگر پھر بھی دوسرے گجر بادشاہ کی وجہ سے غزنوی ملتان سے آگے نہ بڑھ سکے۔بالا آخر خلجی دور حکومت میں تمام ہندو گجر سلطنتوں کا خاتمہ ہو گیا۔

اس کے بعد کے دور میں مسلمان گجروں نے اور ویدک گجروں نے ہمت نہیں ہاری اور چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم کیں۔پھر مغل حکمرانی کا آغاز ہوتا ہے۔بابر نے دلی اور آگرہ میں قبضہ کر لیا اور آخر کانوہ کے میدان میں پٹھانوں اور گجروں کے مشترکہ لشکر کو شکست دے کر ایک بڑے علاقہ پر قبضہ کر لیا۔(مال واسباب کے حصول کے لیے ہندوستان پر حملے کرنے والے نام نہاد مسلمان لٹیروں نے ہند کی حکومت پٹھانوں،گجروں سے چھینی تھی)

یوں چھوٹی چھوٹی حکومتوں کا خاتمہ ہونے لگا۔۱۲۰۰ تا ۱۴۰۰ ء کا دور گجروں کا مد افعتی دور ہے۔یوں اکبری دور کا آغاز ہوتا ہے۔اس دور میں جن گجر بادشاہوں کی جن اولادوں نے اپنی چھوٹی چھوٹی حکومتیں بچانے کے لئے دربار اکبری میں سر جھکا دیا اور دربار اکبری سے منسلک ہو گئے۔انہیں راجپوت کا خطاب دیا گیا۔جن کی ریاستیں شاہان دہلی کی طرف سے بحال رہیں وہ دربار میں راجپوت پکارے جاتے تھے۔ان لوگوں نے مغلوں سے رشتے داریاں کیں۔اور ریاستیں اور جاگیریں حاصل کیں۔عام گجروں نے ان درباری راجپوتوں سے نفرت کا اظہار کیا اور ان میں رشتے داریاں بند کر دی۔چنانچہ ان کی رشتے داریاں صرف ان تک محدود ہو گئیں۔بعد ازاں یہ بحثیت قوم راجپوت شمار ہونے لگے۔اسطرح گجروں کا یہ فرقہ ایک الگ قوم کی حیثیت اختیار کر گیا۔ان کو تقویت اس وقت حاصل ہوئی جب فخر گجر قوم مہارانا پرتاب کا انتقام ہو گیا اور اسکے بیٹے نے دربار اکبری سے صلح کر لی۔

مغل دور میں جو عزت راجپوتوں کو حاصل تھی کسی اور کو حاصل نہ تھی ہر کوئی فوج میں راجپوت کہہ کر بھرتی ہوتا تھا تاکہ عہدہ پا سکے یوں لوگ کثیر تعداد میں راجپوت بننے لگے۔یہ وہ دور تھا جب گجر پہاڑوں اور دور دراز علاقوں میں ذلیل خوار ہو رہے تھے مگر دربار اکبری میں عزت وناموس بیچنے والے عہدے حاصل کر رہے تھے۔چنانچہ آئیں اکبری میں ابوالفضل کو دیکھنا پڑا

"بعض دوسرے فرقوں نے اپنے پیشے چھوڑ کر تلوار اٹھالی ہے اور فوج میں ملازم ہیں اور عرف عام میں انہیں راجپوت کہا جاتا

GUJJARLIBRARY.WORDPRESS.COM

ہے"۔

مزید تفصیل آپ تاریخ گر جراز رانا علی حسن چوہان صفحہ نمبر ۵۹۳ تا ۶۰۱ ء میں پڑھ سکتے ہیں۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ گجروں کا راجپوت فرقہ تاریخ میں اپنا نام روشن کر گیا۔

مغل دورحکومت میں فارسی تاریخیں لکھی گئیں جن میں راجپوتوں کو بڑھا چڑھا کو پیش کیا گیا اور منتشر ہوتے گُجروں کو بالکل نظر انداز کیا گیا۔ فارسی تاریخوں سے پہلے قدیم تاریخی کتابوں اور آثار قدیمہ سے ملنے والے کتبوں سے ہمیں کسی راجپوت نامی قوم کا تزکرہ نہیں ملتا۔ (مغلیہ حکومت سے پہلے راجپوت نام کی کوئی قوم نہ تھی)

رانا: رانا راجپوتوں کیلئے مخصوص لفظ نہیں۔ یہ ایک title ہے جیسے چوہدری، **ملک** سردار وغیرہ رانا کے معنی قومی جنگ لڑنے والا کے ہیں۔ مدافعتی جنگ لڑنے والے گُجروں نے اس لقب کو اختیار کیا تھا۔ دربار اکبری سے منسلک ہونے والوں نے (اپنے نظریے کے مطابق یعنی اکبری دربار سے منسلک ہوکر قوم کو تحفظ دیا جائے) نے بھی اسے اختیار کیا۔

ہندوستان کے بہت سے ہندو اور مسلم گُجر اب بھی رانا کا Title Name استعمال کرتے ہیں۔ زیادہ تر راجھستان کے گُجر اسے استعمال کرتے ہیں۔ جیسے پنجاب کے گُجر چوہدری اور سرحد کے گُجر **ملک** تا سردار کا Title Name استعمال کرتے ہیں۔

قصرمختصر مغلیہ دور میں گُجروں سے شدید انتقام لیا جاتا ہے اور گُجر دور دراز علاقوں میں آباد ہو جاتے ہیں۔ یہ مسلم گُجر کئی ایک حکومتیں بھی قائم کرتے ہیں جنکا تفصیلی ذکر گُجروں کی تمام تاریخی کتابوں میں موجود ہے۔

مغلیہ دور میں گُجر اقتدار سے دوری اور حکومتی معملات سے دور ہونے کی وجہ سے تاریخ کے پردے سے ہٹنے لگتے ہیں۔ بیشتر گُجر حکومتی انتقام کی وجہ سے پہاڑوں پر رہنے اور مویشی پالنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اسی دور میں گائیں بھینس گُجروں کی پہچان بنتی ہیں۔

اب مغل دورحکومت کے بعد انگریزوں کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں کے چہیتے بن چکے تھے اور جاگیریں حاصل کر رہے تھے۔

یہ جنگ آزادی کچھ فوجیوں کے گائے اور سور والے کارتوس زاستعمال کرنے کے جواب میں دلیش پانڈے (گُجر قوم کا سپوت) اور اسکے کچھ ساتھیوں کی سزائے موت سے شروع ہوئی۔

آزادی کی جنگ ۱۸۵۷ء کے مفصل حالات متعدد تاریخی کتب یں دیکھے جاسکتے ہیں۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں کئی قوموں نے بھرپور شرکت کی مگر گجر قوم اس جنگ کی روح رواں تھی۔ مگر اس وقت کے گُجر دشمن تاریخ دانوں نے جنگ آزادی میں ان کی قربانیوں اور بعد میں پیش آنے والے مصائب کو بالکل نظر انداز کیا۔

گُجروں کی سخت جدوجہد کا اندازہ ہمیں انگریزوں کی جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے بارے میں لکھی گئی کتابوں سے ہوتا ہے۔ ویسے بھی گُجروں کا انگریزی سلطنت کی بنیادیں ہلا دینے اور اسے اکھاڑ پھینکنے میں پہل کرنا قدرتی امر تھا۔ کیونکہ ان میں جوش وجذبہ اب بھی موجود تھا جس کے تحت انہوں نے محمود غزنوی سے لیکر اورنگ زیب کے زمانے تک **ملک** کو غیر ملکیوں سے نجات دلانے کے لئے جدوجہد کی تھی۔

GUJJARLIBRARY.WORDPRESS.COM